REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸   شمارہ ۲   POSTEL REGISTRATION NO. PG.ARB

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے، ششماہی ۳۲ روپے، ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے، فی پرچہ ۱-۲۵

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۹ ہجری   ۱۲ صلح ۱۳۶۸ ہش   ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

ان دنوں اس بات کا چرچا ہے کہ پاکستان میں گیارہ سال کی طویل رات کے بعد جمہوریت کا سورج

طلوع ہوا ہے بہت لمبے عرصہ کے بعد اہل پاکستان کو جمہوریت کے ذریعے اپنے فیصلے کرنے کا بظاہر اختیار ملا ہے

میں تمام اہل پاکستان کو جو پاکستان میں ہوں یا پاکستان سے باہر بستے ہوں مبارکباد پیش کرتا ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش مطابق ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

> محترم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ۔۔۔۔۔۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

ان دنوں اس بات کا چرچا ہے کہ پاکستان میں گیارہ سال کی طویل رات کے بعد جمہوریت کا سورج طلوع ہوا ہے۔ ابھی یہ کہنا جلدی ہے کہ صبح کس نوعیت کی ہوگی، اور وقت بتائے گا کہ یہ صبح کیسی صبح ہے جو طلوع ہوئی ہے لیکن بہرحال اس میں شک نہیں کہ بہت لمبے عرصے کے بعد اہل پاکستان کو جمہوریت کے ذریعے اپنے فیصلے کرنے کا بظاہر اختیار ملا ہے اس لحاظ سے میں تمام اہل پاکستان کو، جو پاکستان میں ہوں یا پاکستان سے باہر بستے ہوں۔ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جب بھی ہم سورج کی بات کرتے ہیں یا صبح کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارا ذہن طبعی طور پر اس سورج کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس صبح کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو خدا کے بنائے ہوئے سورج کے ذریعے طلوع ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اس سورج اور صبح کے ساتھ روشنی کا ایک ایسا تصور ہمارے دل و دماغ پر نقش ہو چکا ہے کہ جب بھی ہم سورج یا صبح کا ذکر سنتے ہیں تو وہی روشنی کا تصور ہمارے دل میں از خود طلوع ہو جاتا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں ہم جن سورجوں کی باتیں کرتے ہیں، جن صبحوں کی باتیں کرتے ہیں، ہرگز ضروری نہیں کہ

ان سورجوں کے اطوار

خدا کے بنائے ہوئے سورج جیسے ہوں۔ اور ان صبحوں کے رنگ خدا کی بنائی ہوئی صبحوں کے رنگوں جیسے ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہر سورج کی صفات، اس کے بنانے والے، اس کے خالق کی صفات کا نقش لیئے ہوئے ہوتی ہیں۔ ہر صبح کا فیصلہ کردہ کیسی صبح ہے۔ اس کے بنانے والے کے اپنے مزاج، اس کے بنانے والے کی اپنی نیت، اس کے بنانے والے کے اپنے اطوار کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اگر میں نے فیصلہ کرنا تھا۔ تو مجھے کہنا چاہیئے کہ یہ فیصلہ اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ صبح کو بنانے والا کیا ہے چنانچہ اس پہلو سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جتنی بھی انقلابی صبحیں طلوع ہوا کرتی ہیں یا جمہوری صبحیں طلوع ہوا کرتی ہیں یا نظریاتی صبحیں طلوع ہوا کرتی ہیں، ان سب کے رنگ جدا جدا ہوتے ہیں۔ بعض تبدیلیوں کو دنیا صبح کا نام دیتی ہے

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

اور اُن صبحوں کا رنگ گہرا سُرخ ہوتا ہے اور انسان کے خون سے ہولی کھیلنے کے بعد وہ صبح بنتی ہے۔ بعض جگہ جب ہم صبح کی باتیں کرتے ہیں تو اُن صبحوں کا رنگ سبز ہوتا ہے، کہیں اِن صبحوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے، کہیں اِن صبحوں کو رنگ ملا جلا اس کا سفید سیاہ اور سُرخ اور سبز کے ساتھ اِسی طرح گڈمڈ ہو کر ظاہر ہوتا ہے کہ

کچھ نہیں کہا جا سکتا

کہ اس صبح کا رنگ کیا ہے۔ خصوصاً ایسے ممالک جہاں رشوت ستانیاں عام ہوں، جہاں ناانصافیاں عام ہوں، وہاں کی صبحیں بھی اسی قسم کے رنگ بیک وقت لئے ہوئے ہوتی ہیں چنانچہ اس ملک کے باشندے ایک صبح میں ایک تاریک خطے میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اُسی صبح کے بعض باشندے ایک سبز رنگ کے خطے میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی ملک کے بعض باشندے سُرخ رنگ کے خطے میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اور کچھ باشندے ایسے ہوتے ہیں جن پر پوری طرح اس طرح کی صبح طلوع ہو چکی ہوتی ہے۔ جیسے ہم قانونِ قدرت کی بنائی ہوئی صبح کو دیکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ جو تمثیل ہے۔ یہ محض کوئی

شاعرانہ تمثیل نہیں

بلکہ حقیقتاً بعینہٖ دنیا کے حالات پر اطلاق پاتی ہے۔ بعض ممالک میں جہاں حکمران جمہوریت کے نام پر اوپر آتے ہیں۔ اُن کے لئے روشنی ہی روشنی ہے۔ اُن کے ساتھیوں کے لئے روشنی ہی روشنی ہے۔ لیکن بعض اُن سے اختلاف رکھنے والے انتہائی تاریکی کی حالت میں دن بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا مستقبل روشن نہیں ہوتا، ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ ہم سے کیا بنے گا۔ اور ہمارے ساتھ کیسے سلوک کئے جائیں گے پس آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس ملک کے کچھ لوگ تو تاریکی میں بسر کر رہے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور طرح طرح سے اُن کو دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اسی ملک میں ان کی صبح کو سُرخ صبح کہا جا سکتا ہے۔ پھر کچھ لوگ ہیں جو دولت سے کھیلنے لگتے ہیں۔ جن کے لئے ملک کی ساری سبزہ زاریاں، ساری طراوتیں ان کی جھولیوں میں ڈال دی جاتی ہیں۔ اُن کی صبح کو ہم سبز صبح بھی کہہ سکتے ہیں۔ بار و بہار کی نشیں کے ساتھ

روپہلی صبح بھی

کہہ سکتے ہیں لیکن اُس صبح کے جو مالک ہیں، جو اس صبح کی تقدیر بنانے والے ہیں، اُن کو اس صبح کے سارے رنگ میسر آتے ہیں، کچھ اپنوں کے لئے کچھ غیروں کے لئے اور اپنے لئے نہ کہ اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں، جن کی حالت عام قانونِ قدرت سے بنائی ہوئی والی صبحوں کی حالت جیسی ہو کر رہ گئی ہے۔ اس لئے سورج طلوع ہونا اور دن چڑھنا برابر ہے جب آپ سنتے ہیں تو درحقیقت ان سے کچھ بھی سمجھ نہیں آتی کہ کیا واقع ہو گیا ہے۔ جب تک یہ دن چڑھانے والوں کے دلوں کی حالت کا ہمیں علم نہ ہو، جب تک ان کی نیتوں سے ہم آگاہ نہ ہوں، جب تک ان کی طاقتوں سے ہم واقف نہ ہوں کہ

اگر اچھی نیتیں رکھتے بھی ہیں تو کیا اُن اچھی نیتوں کو بروئے کار لانے کی طاقت بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔

اس وقت تک کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی صبح کس طرح کی طلوع ہوئی ہے۔

خدا تعالیٰ نے جو سورج بنایا ہے، خدا تعالیٰ نے جو صبح بنائی ہے اس میں جو روشنی آپ دیکھتے ہیں، وہ سفیدی تو ایک خاص قسم کی سفیدی ہے۔ سفیدی کے سوا کوئی اور لفظ اس کے لئے ہمارے پاس نہیں اس لئے ہم اسے سفیدی کہہ دیتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کی اصطلاح میں اسے نور کہا جاتا ہے۔ وہ نور دراصل انصاف سے بنتا ہے اور وہ اہل دانش جنہوں نے روشنی کی حقیقت پر تحقیق کی ہے، وہ بتاتے ہیں کہ جس کو ہم ایک سفید نور دیکھتے ہیں، دراصل یہ مختلف رنگوں کی آمیزش سے بنی ہوئی ایک کیفیت ہے اور اُن رنگوں نے آپس میں کامل امتزاج کیا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان رنگوں کو آپس میں ایک کامل امتزاج کے ساتھ یکجان بنا دیا ہے اور ان کا امتزاج ایسا متوازن ہے کہ ان رنگوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو بے چینی سے اپنی الگ شخصیت کو ظاہر کرے کیونکہ جب کامل انصاف ہو تو سارے رنگ ایک دوسرے میں مدغم ہو جایا کرتے ہیں اور کوئی رنگ اپنی بے قراری اور بے چینی کے ذریعے اپنی الگ شخصیت کو ظاہر نہیں کیا کرتا۔ اس لئے یہ جو میں نے

انصاف کا لفظ

استعمال کیا ہے۔ یہ محض کوئی فرضی بات نہیں، حقیقت ہے۔ جہاں بھی آپ رنگوں کے اس امتزاج میں انصاف کو چھوڑ دیں گے، وہاں سفیدی رونما نہیں ہوگی۔ کچھ اور رونما ہوگا۔ اس رنگ کا کوئی بھی نام آپ رکھ دیں لیکن وہ سفیدی نہیں ہوگی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو سورج بنایا اور اس سورج کی روشنی سے جو صبح طلوع ہوا کرتی ہے، وہ تمام کائنات کے لئے ایک سبق رکھتی ہے۔ اور وہ سورج بنی نوع انسان کے لئے ایک سبق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر فرمایا گیا یعنی تمام عالم کا ایک روشن سورج، اور روشن کرنے والا سورج، تو اس میں یہ پیغام تھا کہ یہ رسول کامل انصاف رکھنے والا رسول ہے۔ اس نے دو طرح سے رنگوں سے انصاف فرمایا ہے۔ اوّل اپنے خدا کی صفات کے سارے رنگ اُسی توازن سے اختیار کئے جس توازن سے خدا کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور دوسرے بنی نوع انسان سے تعلقات میں وہ سارے رنگ اختیار کئے، اسی توازن کے ساتھ جو انسانی فطرت میں ایک خاص توازن کے ساتھ ملے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ تو یہ وہ رسول ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے ساتھ بھی، اُن کو اپنانے میں انصاف کرنے والا ہے۔ اور بندوں کے ساتھ سلوک میں بھی خدا کے منشاء کے مطابق متوازن راہ اختیار کر کے ہو سکے ایسا سلوک فرماتا ہے جو کامل انصاف پہ مبنی ہوتا ہے۔ پس روحانی دنیا کا بھی یہ سورج ہے۔ اور انسانوں کے نقطہ نگاہ سے یہ مادی دنیا کا بھی سورج

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

بن جاتا ہے۔ ... دنیا کو تو نہیں کہنا چاہیئے ... انسانی تعلقات کے نقطۂ نگاہ سے۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سورج کا لفظ بعینہٖ اپنی کامل شان کے ساتھ اطلاق پاتا ہے پس اس پہلو سے جو صبح ہم جانتے ہیں، وہ تو طلوعِ اسلام کی صبح ہوگی جس صبح سے ہم واقف ہیں یا ہمیں سمجھائی گئی ہے وہ وہی صبح ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوگی۔ اس لئے وقتی طور پر دنیا کے کسی ملک میں اگر جمہوریت کا سورج چڑھتا ہے تو ضمنی طور پر چھوٹی سطح پہ ایک قسم کی خوشی کا پیغام ہمیں ملتا ہے لیکن یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ خوشی کا یہ پیغام حقیقی ہے بھی کہ نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بہت سے ایسے موجبات ہیں۔ بہت سے ایسے اسباب ہیں جو سورج کے طلوع کے ساتھ ہی فوراً ظاہر نہیں ہوا کرتے۔ ایک قسم کا دھندلکا عالمِ ابتدائی صبح کے وقت ہوا کرتا ہے اور اس سورج کی کیفیت کیا ہوگی، وہ کیا چیزیں اپنے ساتھ لائے گا کس قسم کے رنگ ظاہر کرے گا۔ انسانی محاورے کے لحاظ سے جب یہ محاورہ انسانی حالات پر اطلاق پاتا ہے تو اس وقت یہ سارے امور اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ بظاہر ہم صبح کی بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں خود سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں۔ خود صبح کا لفظ اپنی ذات میں اندھیرے میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ صبحیں ابتدائی طور پہ خوشی کا ایک پیغام لاتی ہیں کیونکہ ان کے اچھا ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں، لیکن بسا اوقات بعد میں شاعر اس بات کا رونا روتے ہیں کہ یہ کیسی صبح ہم پر طلوع ہوئی۔ اس سے تو بہتر تھا کہ وہ رات رہتی جس رات کی ہر گھڑی، ہر لمحہ ہم نے ایک صبح کے انتظار میں گن گن کے کاٹا لیکن وہ صبح چڑھی تو رات سے بھی زیادہ بھیانک۔ اس لئے

خدا کی بنائی ہوئی صبح سے انسان کی بنائی ہوئی صبح کو نہ

ناپا کریں۔ یہ دو مختلف پیمانے ہیں۔ وہ اور تصور ہے یہ اور تصور ہے اور خوشی کے اظہار میں بہت جلدی نہ کیا کریں بلکہ بالغ نظر انسانوں کی طرح انتظار کیا کریں کہ یہ صبح آپ کے لئے کیا ظاہر کرتی ہے اور کیسے رنگ لے کے آتی ہے۔

جہاں تک پاکستان کے حالات کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ اس گیارہ سالہ رات میں دکھ اٹھائے ہیں جس گیارہ سالہ رات میں پاکستان کے ہمارے دوسرے اہلِ وطن نے بھی دکھ اٹھائے۔ اور عجیب بات ہے کہ اس رات کو بھی صبح کہا جاتا تھا۔ لکھنے والوں نے اس رات کو بھی روشنائی سے لکھا تھا اور بتانے والوں نے اُسے بھی اسلام کی ایک صبح بتایا تھا لیکن وہ کیسی اسلام کی صبح تھی جسکی روشنی میں دن بدن بدکاریاں بڑھتی رہیں، دن بدن مظالم بڑھتے رہے، دن بدن [illegible] اضافہ ہوتا رہا، دن بدن دہریت پنپتی رہی اور منافقت آگے بڑھتی رہی۔ وہ تمام حالات جو اس ظاہری صبح میں جس کو صبح بتایا جاتا تھا، رونما ہونے شروع ہوئے اور مسلسل رونما ہوتے رہے۔ ان حالات کا تو قرآنی اصطلاح میں اندھیروں سے تعلق ہے، روشنی سے تو کوئی تعلق نہیں، لیکن پھر بھی اس صبح کو صبح ہی بتایا جاتا تھا۔ اور یہ کہ اسلام کا سورج طلوع ہوگیا، ایک ایسی دنیا آگئی جس کے نتیجے میں اب اسلام کے لئے روشنی کے دن ہی دن ہیں اور سارے اندھیرے ختم ہو گئے۔

کیسے اندھیرے ختم ہوئے تھے کہ گلی گلی میں ظلم اور سفاکی کا دور دورہ تھا

وہ کیسے اندھیرے ختم ہوئے تھے کہ بدکاری اور بے حیائی بڑھتی چلی جارہی تھی، غریبوں پر مظالم پہلے سے زیادہ ہوگئے اور دوسرے کا مال لوٹنا، دوسرے کی عزت پہ ہاتھ ڈالنا، دوسرے کی جان اور مال اور عزت کو نقصان پہنچانا، یہ اُن دنوں کا شیوہ بن چکا تھا اور اس کو بھی صبح بتایا جاتا تھا۔ اس لئے جیسا کہ میں نے آپ کو متنبہ کیا ہے، بعض اصطلاحوں کے استعمال سے دھوکہ نہ کھائیں لیکن اس کے ساتھ ہی، میں آپ کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ جو کچھ بھی پاکستان میں رونما ہوا ہے، جہاں تک ظاہری شکل کے اندازے ہیں یہ اس سے بہت بہتر ہے۔ جو گیارہ سالہ دور ہم نے دیکھا ہے یقینی طور پر میں نہیں کہہ سکتا کہ احمدیوں کے لئے تمام آزادیوں کی وہ خوشخبریاں جو ان کا انسانی حق ہیں، یہ صبح لیکر آئی ہے یا نہیں لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ پاکستان کے بہت سے باشندوں کے لئے، پاکستان کے بہت سے طبقوں کیلئے یقیناً یہ صبح خوشخبریاں لے کر آئی ہے۔ اسی لئے میں نے بالعموم اہلِ پاکستان کو اس خطبے کے آغاز ہی میں مبارکباد دی تھی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ نے نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ ان خطرناک مظالم کو برداشت کیا اور ان مظالم کو اللہ خدا کی رضا کی خاطر برداشت کرتے رہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان مظلوموں کو بھی اس صبح کی روشنی سے حصہ دے، اور ان کے دکھوں کی تاریکیاں بھی اگر کلیۃً نہیں کٹتیں تو کم ہو جائیں اور اُن کو سانس لینے کی سہولت اور مہلت میسر آجائے لیکن

میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر آج نہیں تو کل، اگر کل نہیں تو پرسوں، احمدیت پر بھی لازماً وہ سورج طلوع ہوگا جو خدا کا بنایا ہوا سورج ہے۔ وہ اپنی تمام روشنیاں آپ کے لئے لیکے آئے گا۔ وہ دن طلوع ہوگا کہ جس طرح یہ رات لمبی تھی اور کئی راتوں پر مشتمل تھی گویا کئی راتوں سے جوڑ جوڑ کے بنائی گئی تھی۔ اسی طرح یہ دن جو احمدیت پہ طلوع ہونے والا ہے، یہ ایک بہت ہی لمبا دن آئیگا، اور ایسا دن ہوگا جس کو آپ کی نسلیں کبھی ڈوبتا نہیں دیکھیں گی، آپ سے آنے والی نسلیں بھی اس کو ڈوبتا ہوا نہیں دیکھیں گی، اُن کے بعد آنے والی نسلیں بھی اس دن کو ڈوبتا ہوا نہیں دیکھیں گی، اور میں خدا کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دن روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ اور پھیلتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ

مجھ کو اللہ کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں مسلمان ہوں
(حمامۃ البشریٰ صفحہ)

پیشکش: گلوب ایکسپورٹ [illegible] کراچی
فون: 27-04-41
تار: "GLOBE XPORT"

ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کر دینگے

یہ جو پہلو ہے اس پہلو سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایک جگہ کی صبح ہمارے لئے کافی نہیں، کسی ایک وطن کی صبح ہمارے لئے کافی نہیں کیونکہ اس پر غور کرتے ہوئے ہمارا ذہن صبح کی ایک اور صفت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی صبح بہت وسیع علاقے پر طلوع ہوتی ہے۔ کسی ایک یا دو ملکوں پر طلوع نہیں ہوا کرتی بلکہ اب جغرافیائی نقطہ نگاہ سے بات کریں تو نصف عالم پر ضرور روشن ہو جاتی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جب روحانی اصطلاح میں ہم بات کرتے ہیں تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سورج نصف دنیا کے لئے نہیں بنایا گیا تھا اس لئے دنیا کے محاورے مقدرت نہیں رکھتے کہ اس صبح کا ذکر کر سکیں جو صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سورج کے طلوع ہونے سے دنیا پر ظاہر ہوئی تھی۔ یہ وہ صبح ہے جو بیک وقت کل عالم کو روشن کرنے والی صبح ہے۔ اور کسی ایک افق کو روشن کرنے والی نہیں۔ کسی دو افقوں کو روشن کرنے والی نہیں۔ بعض مشارق کو روشن کرنے والی نہیں بلکہ کل عالم کے ہر افق کی ہر مشرق کو روشن کرنے والی صبح ہے۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا دل اور حوصلہ بہت بڑا ہونا چاہئے۔ قرآن کریم جب کافروں کو فَرِحٌ فَخُوْرٌ (سورۃ ہود: ۱۱) فرماتا ہے تو ان کے چھوٹے دل، ان کے تصورات کی چھوٹی چھلانگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس شخص کے مطلوب تھوڑے ہوں، چھوٹے ہوں۔ جس شخص کے مقصود کم ہوں اور ادنیٰ ہوں۔ وہ چھوٹی باتوں سے خوش ہو جایا کرتا ہے اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ کافروں کے مطمح نظر گھٹیا ہوا کرتے ہیں اور تھوڑے ہوتے ہیں۔ ان کے مطلوب اور مقصود چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے تم دیکھو گے کہ کافر تھوڑے سے پر بھی بہت خوش ہوتا ہے اور فخر کرنے لگ جاتا ہے چھلانگیں مارنے لگ جاتا ہے تو احمدیوں کو اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ہمارے سفر لمبے ہیں۔

ہمارے مقصود اور مطلوب آفاقی ہیں اور کوئی ایک چھوٹی صبح ہمیں خوشی سے اچھلنے پر مجبور نہیں کر سکتی

یعنی ہم کسی ایک چھوٹی صبح کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے والے لوگ نہیں ہیں۔ وہ منازل میں سے ایک منزل ہے جسے ہم نے طے کیا لیکن درحقیقت ہماری آخری منزل تمام کائنات پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سورج کی صبح کو طلوع کرنا ہے اور تمام عالم کو اس صبح سے روشن کرنا ہے۔ اس پہلو سے ایک علاقائی نظر رکھنے والے نہ بنیں بلکہ آفاقی نظر رکھنے والے بنیں۔ آپ کی ایک عالمگیر حیثیت ہے۔ آپ کسی ایک ملک کی جماعت نہیں ہیں۔ ایک ملک میں اگر آپ دکھ اٹھا رہے ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمت اکثریت کے ساتھ دوسرے تمام ملکوں میں آپ کے لئے راحت کے سامان بھی پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے نہ آپ کی رات کسی ایک ملک سے بندھی ہے نہ آپ کی صبح کسی ایک ملک سے بندھی ہے۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام ہیں۔ آپ کا پیغام آفاقی ہے۔ آپ کی رحمت عالمی ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے اپنے ارادوں کو بلند کیا کریں اور اپنے حوصلوں کو وسیع کریں اور اپنے مقاصد کو چھوٹے علاقائی نقطہ نگاہ سے جانچا کریں اور چھوٹے افقوں تک ہی اپنے مقاصد کو محدود کر دیا کریں۔ اس لحاظ سے میں جماعت کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں ہم نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیغام کی سچائی سے عالم کو روشن کر کے دکھا دیں گے۔ اس میں ہم بہت نمایاں کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور نمایاں کامیابی کی تدبیر معمولی نہیں ہے۔ یہ صدیوں کے نقطہ نگاہ سے جائزہ لیں تو اگلی صدی کی صبح ہوگی۔ صداقت سے مراد روشنی ہے۔ پس ہم ایک اور صدی کے طلوع ہونے کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ ایک نئی صبح کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ پہلی صدی کا سورج جب غروب ہوگا تو یہ نہ کہہ سکتے ہیں گے کہ دوسری صدی کا سورج بھی طلوع ہو رہا ہوگا۔ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے یہ دوسری صدی کا سورج زیادہ وسیع علاقے پر طلوع ہوگا اور جو کچھ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے میں سمجھا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

اگلی صدی ختم ہونے سے پہلے ایک عظیم عالمی جماعت کے طور پر منصہ شہود پر ابھر رہی ہوگی

اور جماعت کے قدم بڑی مضبوطی کے ساتھ دنیا کے ہر ملک میں پیوست ہو چکے ہوں گے اور قائم ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے لئے شام کا یہ وقت بہت ہی اہمیت کا وقت ہے۔ شام کا تو نہیں کہنا چاہئے، دوسری صبح کے آغاز سے پہلے فجر کا وقت کہنا چاہئے۔ ہم صدیوں کے نقطۂ نگاہ سے، صدیوں کے محاورے کے لحاظ سے بظاہر ایک دن کے آخر پر ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ایک اور صبح کے سرہانے کھڑے ہیں، جو طلوع ہونے والی ہے۔ اس پہلو سے تسبیح و تحمید کے ساتھ ہمیں اس صبح کے لئے خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ برکتوں کے حصول کا طالب ہونا چاہئے اور تسبیح و تحمید کے ذریعے اپنی صبح کو برکتوں سے بھر دینا چاہئے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی احمدیوں کے حالات پہلے سے بہتر ہوں گے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں پاکستان کے حالات سے نعوذ باللہ مایوس ہوں۔ میں ہرگز یہ پیغام نہیں دے رہا کہ پاکستان میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، یہ ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ اس سے پہلے

اگر میرے خطبے سے اب تک یہ تاثر قائم ہوا ہو تو میں اس تاثر کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ میں جو بات آپ کو سمجھانی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم خدا کی رحمت سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور ان تبدیلیوں کو احمدیت کے حق میں ایک صبح کی طرح ظاہر فرمائے گا۔ اور یہ تبدیلیاں احمدیت کے لئے نئی روشنی لے کے آئیں گی۔

اور مظالم کی اندھیری رات انشاء اللہ ٹل جائے گی لیکن اپنی ذات میں یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اپنی ذات میں یہ کامیابی ہمارے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ ہم ایک عالمی جماعت ہیں ہمارا مطمح نظر بہت وسیع ہے۔ ہمارا مقصود بہت اونچا ہے۔ اس مقصود سے آپ غافل نہ ہوں۔ اور یاد رکھیں کہ جس صبح کی ہم بات کرتے ہیں اس کی صفات عام دنیا کی صبح سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس نقطہ نگاہ سے جب میں نے حالات پر غور کیا تو میں نے یہ عجیب بات معلوم کی کہ پاکستان کے احمدیوں پر وہ جو گیارہ سالہ راتیں مسلط ہوئی تھیں،

اس گیارہ سالہ رات میں ہم نے حقیقت میں اندھیروں کی بجائے روشنیاں پائی ہیں اور جن لوگوں کے لئے وہ صبح تھی، انہوں نے اس میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں پایا۔

اس لئے جب ہم ان محاوروں میں بات کرتے ہیں تو بہت سے دھوکے کھا جاتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے یہ معاملہ کھول کر رکھنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کیا پایا اور کیا کھویا۔ جب مذہبی اور روحانی نقطہ نگاہ سے اس بات کا تجزیہ کریں تو ایک ہم ساری کیفیت کو بالکل الٹا ہوا دیکھتے ہیں

یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کلیڈو سکوپ کی حرکت سے ایک منظر بدل جاتا ہے۔ اس طرح اچانک پاکستان میں جو کچھ ہوا اس کا منظر یک دفعہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا، اس گیارہ سال میں آپ کو جب آپ حقیقت کی نظر سے دیکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس عرصے میں جن لوگوں نے ہم پہ مظالم کیے، جن لوگوں نے ہمیں دکھ دیئے انہوں نے حقیقت میں سچائی کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ انہوں نے ہر اعلیٰ انسانی اقدار کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ وہ دن بدن خدا بینی پوجا کرنے والوں کی نظر میں ذلیل سے ذلیل تر ہوتے چلے گئے۔

اُن کے اس ڈرامے کے سٹیج سے چلے جانے کے بعد وہ لوگ جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، انہوں نے اُن پر لعنتیں ڈالنی شروع کیں تمام ملک کے صحافیوں اور دانشوروں نے پہلے دبی آواز میں، پھر کھل کر پھر خوب کھل کر، اس دور کی جسے کو وہ صبح کہا کرتے تھے، اس کی تاریکی کی داستانیں لکھنی شروع کیں اور اس تاریخ کی حقیقت کو قلمبند کرنا شروع کیا جسے ایک روشن تاریخ کہا جاتا تھا۔ اور یہ کہنے لگے کہ اسلام کی تاریخ میں اسلام کو کسی دور میں کبھی اتنا نقصان نہیں پہنچایا گیا جتنا اسلام کے نام پر آنے والی اور مسلط ہونے والی اس آمریت کے دور میں اسلام کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ تو آپ دیکھیں کہ یہ منظر اچانک کس طرح بدلا ہے، جن کی صبح تھی، دراصل ان کی رات تھی۔ اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ جن کی رات کہا جا رہا ہے، دراصل ان کی صبح ہے چنانچہ

جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بظاہر تاریک رات سے گذرتے ہوئے ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنیاں پائی ہیں، ہم نے عبادتوں سے اپنے گھروں کو روشن کیا اور مساجد میں عبادتوں کے چراغ جلائے، جس طرح ایک پوجا کرنے والا دیئے کی بتی روشن کر کے بتوں کے سامنے رکھتا ہے، اس سے کہیں زیادہ عقیدت اور محبت اور توحید کے عشق سے معمور ہو کر ہم احمدیوں نے اپنے سینے میں خدا کی عبادت کے دیئے جلائے اور اپنے سینوں کو بھی روشن کیا، اپنے گھر کے ماحول کو بھی روشن کیا۔

بعض گزشتہ اسلامی خطبوں میں، میں آپ کے سامنے ذکر کرتا رہا ہوں کہ اہل ربوہ خصوصیت کے ساتھ میرے لئے باعث فکر ہیں کہ ان میں بعض جگہ یہ خرابی بھی داخل ہو رہی ہے، بعض جگہ یہ خرابی بھی داخل ہو رہی ہے۔ وہ اس لحاظ سے میں تنقید کرتا تھا کہ جن سے محبت ہو، جن سے پیار ہو اور جن سے توقعات ہوں۔ جیسے انسان سفید روشن کپڑے کو بے داغ دیکھنا چاہتا ہو، ان کے چھوٹے چھوٹے داغ بھی دکھ دیتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ہرگز یہ مراد نہیں تھی کہ نعوذ باللہ غیروں کے مقابل پر اہل ربوہ، یعنی پاکستان کے دوسرے شہروں کے مقابل پر اہل ربوہ کی حالت دینی اور اخلاقی لحاظ سے کسی پہلو سے بھی بد سے یا بدتر ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس سارے دور میں

اگر کوئی ایک شہر سارے پاکستان میں اسلامی شہر کے طور پر پیش کیا جا سکتا تھا تو وہ ربوہ ہی تھا اور آج بھی ربوہ ہی ہے

باہر سے جانے والے بعض غیر مسلم سیاحوں نے واپسی پر خود مجھے بتایا کہ ہم نے پاکستان کے بہت سے شہر دیکھے لیکن تمہارے زیادہ صاف اور پاک معاشرے والا شہر ہمیں ربوہ دکھائی دیا ہے اور اتنا فرق ہے کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ پاکستان کا شہر ہی نہیں، ایک جزیرہ ہے جو اس ملک میں آباد ہے۔ جب یہ زیادہ مخالفتوں کا آغاز ہوا ہے۔ ان دنوں کی بات ہے کہ ایک موقعہ پر میں نے،

سری لنکا کے ایک سفیر

جو پاکستان میں متعین تھے، کو دعوت دے کے ربوہ بلایا اور مل کے جب وہ رخصت ہو رہے تھے تو انہوں نے یہ کہا کہ وہاں حکومت پاکستان کے نمائندے یا دوسرے جتنے بھی لوگ میرے ملنے والے ملا کرتے تھے، وہ مجھے بار بار یہ یقین دلاتے تھے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور آپ ہرگز اس دھوکے میں نہ آئیں کہ یہ جماعت مسلمانوں کی جماعت ہے اور یہ کہا کرتے تھے کہ ربوہ ایک ایسا ذلیل شہر ہے جو سب سے زیادہ خوفناک اور اسلامی قدروں سے دور ہے۔ اس لئے ہم احمدیت کے خلاف یا ربوہ کے خلاف جو کچھ بھی قدم اٹھا رہے ہیں، ہم اپنے مذہبی نظریات سے مجبور ہو کر ایسا کر رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ ہمارے اوپر ایک داغ ہیں۔ یہ باتیں مجھ سے بیان کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں نے جو یہاں آکر دیکھا ہے، اور یہاں آنے کے بعد جس کیفیت سے میرا دل گذرا ہے اس کے نتیجے میں، میں گواہی دیتا ہوں اور میں ہر جگہ یہ گواہی دینے کے لئے تیار ہوں، کہ اگر کہیں دنیا میں اسلام موجود ہے تو وہ ربوہ میں ہے۔ اور اگر پاکستان میں کوئی معاشرہ خوبصورت اور صاف ستھرا کہلانے کا مستحق ہے تو وہ صرف ربوہ میں ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ اس عہد پر قائم رہے اور جب واپس اسلام آباد گئے تو ہمیں اطلاعیں ملتی رہیں کہ جس مجلس میں وہ بیٹھے ہیں، انہوں نے یہی بات کہی۔ کے بیان کی شاید یہی وجہ تھی کہ وہ زیادہ دیر وہاں سفیر نہیں رہ سکے اور ان کو واپس بھجوا دیا گیا بلا لیا گیا۔ جب میں سری لنکا گیا تو وہ خود اپنے رنگ میں اعزاز کی خاطر ہوائی اڈے پہ تشریف لائے ہوئے تھے اور ان کے آنے سے سہولتیں بھی بہت ہوئیں اور پھر سری لنکا میں سارے قیام کے عرصہ میں وہ ہمیشہ اپنے طور پر ساتھ رہے، حکومت نے مقرر نہیں کیا تھا لیکن

ان کو احمدیت سے ایسی محبت ہو گئی تھی

کہ وہ رہ نہیں سکتے تھے۔ کینڈی ایک بڑی خوبصورت جگہ ہے جب ہم وہاں گئے تو انہوں نے اصرار کیا کہ اس عرصے میں آپ میرے مہمان ہوں گے۔ اور وہاں ہر قسم کی سفر کی یعنی مقامی طور پہ چیزیں دیکھنے کی یا دوسری سہولتیں مہیا کیں اور ان کی وجہ سے ایک ایسا موقعہ بھی فراہم ہوا جو دنیا میں شاذ ہی سیاحوں کو ملتا ہے یعنی بدھ ازم کے جو نائب بادشاہ (DEPUTY KING) کہلاتے ہیں اور بدھ دنیا کی بہت عظیم شخصیت سمجھے جاتے ہیں اور بڑی طاقتور شخصیت ہیں، ان کے ساتھ ملاقات کا ذریعہ بھی ملا اور جو دنیا کی عام حکومتوں کے نمائندہ سیاحوں کو بھی نہیں ملا کرتا۔ تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ سارا جو پھل تھا یہ ربوہ کی ایک مختصر سی زیارت کا پھل تھا۔ انہوں نے ربوہ دیکھا، اہل ربوہ سے ملے، ربوہ کے بازاروں میں گھومے، غریبوں کو دیکھا، امیروں کو دیکھا یعنی ہر قسم کی سوسائٹی سے انہوں نے رابطہ پیدا کیا اور ایک دن کے اندر اندر ہی اُن کی کایا پلٹ گئی۔ تو جس ربوہ کو ہم اپنے نقطہ نگاہ سے تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بیرونی لوگ جب اس ربوہ کو دیکھتے ہیں تو ان کو کچھ اور دکھائی دیتا ہے ہم اس نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ ہمیں جو کچھ دکھائی دینا چاہئے، اس سے کمتر ہے اور دوسرے اس نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ باہر جو کچھ دیکھتے رہے ہیں، اس

کے مقابل پہ نور ہی نور ہے۔ اس لئے اس گیارہ سالہ دور میں بھی ہم نے ربوہ نے کمایا ہے، گنوایا نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں بہت سی برائیاں جو معاشرے میں بڑھی ہیں، کچھ ان برائیوں نے ربوہ میں بھی راہ پائی۔ لیکن بہت تھوڑی ہیں اور اثر کا جو دائرہ ہے وہ بہت چھوٹا ہے اور معدودے چند لوگ ہیں جو ان سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم ان برائیوں سے ایک کو بھی متاثر نہیں دیکھنا چاہتے اس لئے جب اصلاحی خطبے دیئے جاتے ہیں تو ان کا ذکر تکلیف اور دکھ کے ساتھ کیا جاتا ہے لیکن جہاں تک عبادتوں میں ترقی کا تعلق ہے، مجھے مسلسل مختلف ربوہ جانے والوں کی طرف سے اطلاع ملتی ہے کہ ایک چیز جو انہوں نے ربوہ میں نمایاں دیکھی، وہ یہ تھی کہ پہلے کبھی بھی مسجدیں اتنی نہیں بھری ہوتی تھیں جتنی اب بھری ہوتی ہیں اور اس لحاظ سے وہ مجھے مبارکباد دیتے ہیں کہ مسجدوں کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی رونق میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اب یہ وہ چیز ہے حقیقت میں جو روشنی کا پیمانہ ہے۔

عبادت ہی سے دراصل نور پیدا ہوتا ہے اور عبادت ہی سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے جس دور کو دکھوں کے اعتبار سے اور مصیبتوں کے اعتبار سے ہم رات کہتے ہیں، مذہبی اصطلاح میں وہ رات بھی ہمارے لئے روشنیاں لے کے آئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت کا معیار صرف ربوہ میں ہی نہیں بلکہ سارے پاکستان میں، احمدیوں میں بڑھا ہے۔ شاذ ہی کوئی دن ایسا آتا ہو جب مجھے کسی طرف سے یہ اطلاع نہ ملتی ہو کہ میں پہلے عبادت نہیں کیا کرتا تھا۔ میں فلاں نماز سے غافل تھا۔ یا پانچوں نمازوں کا ہی تارک تھا۔ اس قسم کی اطلاعیں لکھنے والے لکھتے ہیں لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں عبادت میں غیر معمولی ذوق شوق پاتا ہوں اور بہت ترقی کر چکا ہوں اور اپنے ماحول کے متعلق لوگ اطلاعیں دیتے ہیں۔ اس لئے ایک جگہ ایک شہر کی بات نہیں میں کر رہا ہوں سارے پاکستان میں ہر گاؤں میں، ہر بستی میں، ہر قصبے میں، ہر شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں نے پہلے سے بڑھ کر عبادت کے چراغ روشن کئے ہیں۔ اور صبح کس کو کہتے ہیں۔ عبادت سے یعنی

سچی عبادت سے اور خدا کے عشق سے معمور عبادت سے دل خالی ہوں تو دراصل وہی دل ہیں جو تاریکی میں وقت گزار رہے ہیں۔

وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت کی صبحیں طلوع ہوا کرتی ہیں۔ جن کے دلوں میں عبادت کا نور جاگ اٹھتا ہے اور جن کی راتیں اس عبادت کے نور سے روشن ہو جایا کرتی ہیں دنیا کے پیمانوں کے لحاظ سے آپ پیرس کو روشنیوں کا شہر کہہ دیتے ہیں یا نیویارک کو روشنیوں کا شہر کہہ دیتے ہیں یا ماسکو کو روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ روشنیوں کا شہر وہی شہر ہے جس میں بسنے والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور پرخلوص عبادت کے چراغ روشن ہوں۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب تمہارے پاکستان پر ایک رات طاری تھی اور آج بھی وہ رات اسی طرح طاری ہے کیونکہ جہاں عبادت ہوتی تھی اور آج بھی وہ رات اسی طرح طاری ہے کیونکہ جہاں عبادت ہوتی تھی وہاں اس تاریک دور نے اس عبادت کو منافقت میں تبدیل کر دیا تھا اور خالصۃً للہ کی جو شرط قرآن کریم نے لگائی ہے، وہ شرط اس عبادت پر اطلاق نہیں پاتی تھی۔ لیکن پاکستان میں دو طرح کے ہی عابد تھے یا عبادت کرنے والے لوگ تھے یا عبادت نہیں کرنے والے لوگ۔

جو عبادت نہیں کیا کرتے تھے، ان پر جب جبر کیا گیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ عبادت سے متنفر ہو گئے

اور وہ لوگ جو للہ عبادت کیا کرتے تھے کسی حکومت کی خوشنودی کی خاطر نہیں۔ ان کی عبادتوں میں حکومتوں کی خوشنودی کی نیتیں شامل ہو گئیں اور پریس کے نمائندوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے تصویر کھنچوانے کا شوق ان کی عبادتوں کی نیتوں میں شامل ہو گیا۔ اور سارا ملک اس لحاظ سے ریاء کاری کا شکار ہو گیا یا عبادت کو حاکم وقت کی خوشنودی کمانے کا ذریعہ بنایا جانے لگا، تو ایک طرف وہ لوگ تھے جن کی بظاہر صبح تھی۔ اگر آپ حقیقت میں قرآنی اصطلاح کے پیمانوں سے ان کی حقیقت جانچیں تو ان پر دراصل ایک رات طاری تھی۔ اور وہ جن کو وہ کہتے تھے کہ ان پر ہم نے راتیں مسلط کر دی ہیں اور اب یہ اس رات سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکیں گے۔ آپ قرآنی اصطلاحیں، اصطلاحوں کے پیمانوں سے دیکھیں یا نظریے سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ احمدیوں کے لئے دن بدن روشنیوں کے سورج، سورج تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ احمدی دن بدن اندھیروں سے روشنی میں نکلتے رہے اور قرآن کریم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اندھیروں سے روشنیوں میں نکالتا ہے۔ یا اندھیروں سے روشنی میں نکالتا ہے وہاں روشنیوں کا لفظ نہیں، ایک واحد لفظ روشنی استعمال ہوا ہے، تو وہ جو منظر ہے وہ واقعۃً احمدیوں پر اطلاق پا رہا تھا۔ اور اس تمام گیارہ سالہ دور میں کوئی بھی ایسا عرصہ نہیں گذرا جبکہ احمدی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں داخل نہ ہو رہے ہوں۔ اس پہلو سے جب ہم صبح کی بات کرتے ہیں تو یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ ہم روحانی لحاظ سے اندھیروں میں مبتلا تھے۔ ہماری مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ ہم ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے تھے اور جہاں تک اللہ کے تعلق کا سوال ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی اندھیرا بھی ہمارے دلوں کو خدا تعالیٰ سے منقطع نہیں کر سکا اور ہمیں اپنی راہوں سے بھٹکا نہیں سکا بلکہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجے میں اس کے فضلوں کے وارث بنتے رہے اور آئندہ بھی ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر بنتے چلے جائیں گے۔ پس اس سارے تجزیے کی روشنی میں میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ احمدیت ایک ملک کی چیز نہیں ہے ایک ملک کی جاگیر نہیں ہے۔ اور کوئی ایک ملک محض ایک ملک کے لحاظ سے ہمارا مطمح نظر نہیں ہے۔ احمدیت انسانیت کی جاگیر ہے کل انسانیت کی ملکیت ہے اور سارا عالم ہمارا مطمح نظر ہے اس لحاظ سے اول یہ کہ اپنے ارادوں کو بلند تر رکھیں اور اپنے دائرۂ اثر کو بڑھانا شروع کریں اور بھی زیادہ بڑھاتے چلے جائیں، تمام عالم کو ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نور سے روشن کرنا ہے، یہ ہمارا مقصد ہے۔ اور اسی لئے ہم زندہ ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ دعائیں کریں کہ

اے خدا!

پاکستان میں جو انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں احمدی تن آسان ہو کر، ان خوبیوں کو چھوڑ نہ بیٹھیں جو مشکل وقتوں نے ان کو عطا کی تھیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر ان پر قائم ہو جائیں اور ایسی روشنی کا سورج ان پر طلوع ہو جس میں تیری محبت کا نور ان کے دلوں میں پہلے سے بڑھ جائے اور ان کی لو اونچی ہو جائے اور وہ جو پہلے دکھوں اور تکلیفوں کے نتیجے میں تیری طرف مائل ہوئے تھے اب جذبۂ شکر سے اور بھی زیادہ تجھ سے محبت کرنے لگیں اور اے خدا ایسی روشنیوں کا سورج ان پر طلوع کر کہ جس سے تن آسانی پیدا نہ ہو اور اس کے نتیجے میں دنیا کی لالچیں اور دنیا کی لذتیں ان کو تجھ سے ہٹا کر اپنی طرف مائل نہ کر لیں بلکہ ایسی صبح ان پر طلوع ہو کہ پہلے سے زیادہ یہ تیرے بن جائیں اور پھر بہ آسانی ان کو راہ حق سے ہٹایا

کی بنتا ہے

راہِ حق پر ان کے قدم تیز کرنے کا موجب بنے

یعنی مشکلات جو بعض دفعہ اچھے کام کرنے والوں کے قدم میں زنجیروں کا سا کام کرتی ہیں، یہ مشکلات کی زنجیریں جب ٹوٹیں تو پہلے سے بڑھ کر یہ شاہراہِ ترقی اسلام پر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کریں۔ اور اس کے نتیجے میں تمام عالم میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کا نور پھیلانے میں ہمیں پہلے سے زیادہ تقویت حاصل ہو۔ یہ ہے معنی خیز صبح جس کی ایک مومن کو تلاش رہنی چاہئے۔ یہ ہے معنی خیز صبح جس کی ایک مومن کے دل میں قدر ہونی چاہئے۔ یہ وہ صبح ہے جو اسلامی اصطلاح میں صبح کہلا سکتی ہے۔ باقی دنیا کی باتیں ہیں۔ ان میں صبحیں بعض دفعہ راتوں کے نام پر آتی ہیں، بعض دفعہ ان کی بنائی ہوئی راتیں بعض لوگوں کو روشنی عطا کر جاتی ہیں۔ حقیقت وہی ہے جو قرآن نے ظاہر فرمائی اور یہی اصطلاح وہی ہے جو اسلامی اصطلاح ہے پس ہمیں اپنی تمام سوچوں کو اسلامی اصطلاحوں میں ڈھالنا چاہئے۔ اور اپنے مطمحِ نظر کو بلند اور وسیع تر رکھنا چاہئے دعا کی اس تاکید کے بعد میں آپ کو

یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں

کہ ہر قسم کے جو تفکرات یا اندیشوں کا میں نے اظہار کیا ہے یہ انسانی نقطۂ نگاہ سے جو حالات نظر آرہے ہیں، ان کو پڑھ کر کیا ہے۔ جہاں تک الٰہی تقدیر مجھے دکھائی دے رہی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ اندیشے احمدیت کے حق میں غلط ثابت ہوں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے لئے جو سہولتیں پیدا کرنی شروع فرمادی ہیں وہ سہولتیں بڑھتی اور پھیلتی رہیں گی۔ اور ہمارے راستے وسیع ہوتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ راہِ حق پر ہمارے قدم پہلے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ اور زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ خدا کی تقدیر اسی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔ ٭

بقیہ اخبارِ احمدیہ

- مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع درویشانِ کرام و احبابِ جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔
- محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ان دنوں نزلہ کے سبب ناساز چل رہی ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دعا

مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ بیگم مکرم مرزا عبدالوہاب صاحب شوکت لندن سے اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے بھائی مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب کے دل کا آپریشن ہوا تھا آپریشن کے بعد پیچیدگیوں کی وجہ سے سخت پریشانی ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے۔ اور خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ لندن سے لکھتی ہیں کہ ان کے چھوٹے داماد مظفر احمد صاحب بعض دفتری پریشانیوں سے دوچار ہیں پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ نیز خاکسار کی بڑی بھاوجہ صاحبہ (بیگم محترم مرزا عطاء الدین صاحب) لندن کا اپینڈکس کا آپریشن ہوا ہے شفائے کاملہ کیلئے۔ خاکسار کے بھتیجے عزیز مرزا مبارک احمد سلمہٗ ابن مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب کینیڈا کے بابرکت رزق کے اسباب مہیا ہونے اور تندرستی دینی ترقی کی توفیق پانے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

پروگرام دَورہ

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر وقفِ جدید صوبہ آندھرا، کرناٹک

احبابِ جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ تا ۱۵/۳/۸۹ مکرم مولوی صاحب موصوف چندہ وقفِ جدید کی وصولی حسابات کی جانچ پڑتال نیز سال کے بجٹ کو تشکیل دینے کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و سیکرٹریان وقفِ جدید نیز مبلغین و معلمین سے مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظم وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
چنتہ کنٹہ	-	-	۲۰ ۱/۸۹	تیماپور / شوراپور	۲۰ ۲/۸۹	۱	۲۱ ۲/۸۹
حیدرآباد	۲۰ ۱/۸۹	۷	۲۷				
سکندرآباد	۲۷	۱	۲۸	دیودرگ	۲۱	۱	۲۲
چندہ پور				ہبلی	۲۲	۱	۲۳
کاماریڈی	۲۹	۳	۱ ۲/۸۹	لونڈا	۲۳	۱	۲۴
ایراپیاڈ				بیلگام	۲۴	۱	۲۵
عادل آباد	۱ ۲/۸۹	۱	۲ ۲/۸۹	سادنتہ واڑی	۲۵	۱	۲۶
میدک براستہ کاماریڈی	۳	۱	۴	منگلور	۲۶	۲	۲۸
ظہیر آباد	۴	۲	۶	شیموگہ	۲۸	۲	۲ ۳/۸۹
حیدرآباد	۶	۱	۷	ساگر	۲ ۳/۸۹	۱	۳
کرنول	۷	۱	۸	سوروب	۳	۱	۴
جڑچرلہ	۸	۱	۹	مرکرہ	۴	۱	۵
محبوب نگر	۹	۱	۱۰	بنگلور	۵	۴	۹
وڈمان	۱۰	۱	۱۱	حیدرآباد	۱۰	۱	۱۱
چنتہ کنٹہ	۱۱	۳	۱۴	جگنا پیٹ	۱۱	۱	۱۲
یادگیر	۱۴	۴	۱۸	گوری دیبی پیٹ	۱۲	۲	۱۴
گلبرگہ	۱۸	۱	۱۹	حیدرآباد	۱۴	۱	۱۵
شاہ آباد	۱۹	۱	۲۰	،، چنتہ کنٹہ	۱۵	-	-

ولادتیں

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و فضل سے دخترم عزیزہ قانتہ صدیقہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مالاباری ابن مکرم فخرالدین صاحب مالاباری مرحوم درویش کو مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیٹی عطا فرمائی جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے "صبیحہ طلعت" تجویز فرمایا۔ احباب سے نومولودہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ ملک صلاح الدین ایم اے درویش، قادیان)

(۲) — اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۲/۱/۸۹ خاکسار کی بیٹی عزیزہ ساجدہ شاہین مرزا اہلیہ مکرم طالب یعقوب صاحب ابن مکرم حبیب یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے پیدائش سے قبل ہی "ناصر یعقوب" تجویز فرمایا ہے۔ والدین نے تحریک وقفِ نو کے تحت اسے وقف کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ نومولود کے نیک صالح خادمِ دین بننے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ مرزا منور احمد درویش قادیان)

وہیں مُلّا فی سبیل اللہ فساد

زیب عنوان شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کا یہ مصرعہ ان کے مشاہدہ کا آئینہ دار اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا اعتراف ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء یعنی سطح زمین پر بسنے والی ہر چیز سے بدترین ان کے علماء ہوں گے۔ مندرجہ ذیل رپورٹ میں اس کی عملی تفسیر ہمارے سامنے آتی ہے جس میں ان بدترین علماء نے اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر سراسر ابلیسی اسوۂ کا نہایت بدترین مظاہرہ کیا ہے۔ کوٹ مومن (پاکستان) سے مربی سلسلہ احمدیہ رقمطراز ہیں :۔

کوٹ مومن میں ۸۸/۹/۱۲ کو جماعت احمدیہ نے ایک پروگرام میں اپنے غیر احمدی دوستوں کو دعوت دی اور جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی ویڈیو فلم دکھائی جس کو سب دوستوں نے پسند کیا۔ بلکہ اخبار نولے وقت کے نمائندہ نے جو اس دعوت میں شریک تھے کہا کہ مرزا صاحب نے قرآن و حدیث سے باہر کوئی بات نہیں کہی ہے۔ اس واقعہ کا بہت چرچہ ہوا۔

اس دعوت کا جب مکفر اور معاند مولویوں کو علم ہوا تو وہ اسی وقت تھانے پہنچے مگر پولیس نے پرچہ درج کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن پولیس تحقیق کی غرض سے اس مکان پر آگئی جہاں پر یہ ویڈیو کیسٹ چلائی گئی تھی۔ احمدیوں نے تسلی دے کر پولیس کو واپس بھجوا دیا اور اس طرح اس رات پرچہ نہ کاٹا گیا۔ مورخہ ۹/۱۳ کو تمام علماء کی میٹنگ ہوئی جو ۳۰ کے قریب تھے۔ پہلے مولوی خود وفد کی صورت میں پرچہ کروانے گئے۔ لیکن تھانیدار نے انکار کر دیا چنانچہ ناکامی کا منہ دیکھنے کے بعد علماء نے ۵ افراد کا وفد اکرم طوفانی اور ۵ افراد کا وفد ایس۔ایچ۔او سرگودھا کے پاس بھیجا تاکہ احمدیوں کو گرفتار کرایا جائے۔

چنانچہ مولوی اکرم طوفانی ۱۶ تاریخ کو کوٹ مومن پہنچا اور احمدیوں کے خلاف خوب دھواں دھار تقریر کی اور دھمکی دی کہ اگر پولیس نے پرچہ درج نہ کیا تو وہ تھانہ پر حملہ بول دیں گے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے چندہ وغیرہ اکٹھا کیا۔ اسی طرح افسران بالا کی طرف سے احمدیوں کے خلاف آرڈر آ گئے اور مورخہ ۸۸/۹/۹ کو نو احمدیوں کے خلاف پرچہ درج کر لیا گیا۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ شریف احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ) ۲۔ نثار احمد صاحب (قائد خدام الاحمدیہ) ۳۔ افتخار احمد صاحب۔ ۴۔ عبدالستار صاحب۔ ۵۔ خواجہ مبشر احمد صاحب۔ ۶۔ ملک حمید اللہ صاحب۔ ۷۔ شیخ منور احمد صاحب۔ ۸۔ خواجہ گلزار احمد صاحب۔

پہلے تو عبوری ضمانتیں ہو گئیں مگر ۱۰/۲ کی پیشی میں جج نے تمام احباب کو گرفتار کرنے کا حکم سنا دیا اور ان کی ضمانتیں منسوخ کر دیں اور اس طرح مندرجہ بالا احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ دوست ۲۱ دن جیل میں رہے اور جیل میں مسلسل نماز تہجد اور روزہ کا التزام کرتے رہے۔ لیکن مولویوں کو ابھی بھی چین نہ آیا۔ اور انہوں نے بازاروں میں اعلان کیا کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور تختیاں لکھوا کر دکانوں پر لگوا دیں کہ "معاندین اور منکرین گستاخ رسول مرزائیوں سے یہاں ہر قسم کی خرید و فروخت بند ہے"۔ نیکی کرنے والے مسلمانوں پر علماء نے کفر کا فتویٰ لگا دیا اور اسلام کی (بزعم خود) وہ خدمت کی جو کبھی دور میں اسلام کے بدترین دشمنوں کا شیوہ تھا۔ اسی پر بس نہیں ان مولوی صاحبان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کی تصویر ایک گندے کتے کے گلے میں لٹکا دی اور پھر اس کو جوتیاں مارتے ہوئے سارے بازار میں پھرایا اور اسلام کی ان سب ہدایات کو رد کر دیا کہ کسی بھی قوم کے بزرگ کی تعظیم کرو اور وفات یافتہ لوگوں کے ساتھ خیر کا سلوک کرو۔ مزید برآں ان "اسلام کے ٹھیکیدار مولوی صاحبان" نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ ایک صاحب نے تو مرزا صاحب کی تصویر اپنی دکان کے پائیدان پر چپکا دی تاکہ آنے والے اور جانے والے لوگوں کے گندے قدم اس فوٹو پر پڑتے رہیں اور اس مولوی صاحب کی روح کو تسکین حاصل ہو۔ اور سب "لوگ گواہ ٹھہریں کہ آج پاکستان کے مولوی دین خدا کی ایسی خدمت کر رہے ہیں جس کی نہ خدا اجازت دیتا ہے نہ اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ❊

آپ کے خطوط

نگران بورڈ "بدر" کی ہدایت پر ایک نیا سلسلہ کلام عنوان بالا پر شروع کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام "بدر" کے متعلق تعمیری مفید، نافع الناس اور مختصر خطوط بھجوا سکتے ہیں۔ شکریہ۔ آج سے اس سلسلہ کا آغاز کیا جاتا ہے۔

(۱) :۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم جنتہ کنٹہ سے تحریر فرماتے ہیں۔
"بدر" سے بڑی دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ لفظ بلفظ پڑھتا ہوں حضور انور کا خطبہ اور آپ کا اداریہ اخبار کی جان ہوتا ہے۔ بدر کے صفحات میں ضرور اضافہ کیجئے۔

مکرم خادم صاحب "بدر" آپ نے پسند فرمایا شکریہ۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ بدر کے صفحات میں اضافہ ہو۔ بعض خریداران کے بر وقت چندہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے بدر کی مالی پوزیشن کمزور ہے۔ اس سلسلہ میں معذرت خواہ ہوں۔

(۲) :۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ کشمیر سے فرماتے ہیں :۔
آپ کا ہر عمل خصوصاً قلم احمدیت کی حقیقی روح عام کرنے میں کامیابیاں پا رہا ہے۔ اور تمین اسلام میں نئے نئے گل کھلا رہا ہے۔ آمین۔
آپ کے لکھے ہوئے اداریوں میں جدت ادا دیکھ کر آپ سے کافی امیدیں وابستہ ہو گئی ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔
صدر ضیاء الحق کے عبرت ناک انجام کو آپ نے احمدیت کے حق میں جس انداز سے پیش کیا ہے قابل ستائش ہے۔ آپ نے حقیقت کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

محترم ناظر صاحب! آپ کے شاعرانہ تخیلات نے کافی بلند پروازی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حقیقت یہ ہے کہ من آنم کہ من دانم اگر کوئی خوبی آپ کو دکھائی دیتی ہے تو وہ محض حضور انور ایدہ اللہ کی دعا کی برکت اور نگاہ کرم کا ثمرہ ہے۔ ع

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

آپ کی لطیف معنی خیز پر جوش نظمیں اکثر قارئین بدر کی روحوں کو گرماتی رہتی ہیں۔ جزاکم اللہ۔ آپ سے اور جملہ شعرائے کرام سے صد سالہ جشن تشکر نمبر کے لئے پُر کیف نظمیں بھجوانے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(۳) :۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلی سے تحریر فرماتے ہیں :۔
ضیاء کی ہلاکت کے بعد ضیاء کے سلسلہ میں آپ کا ایڈیٹوریل اور دوسرا مضمون پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی بار بار تحریک ہو رہی تھی کہ اس سلسلہ میں تفسیر کبیر والا مضمون بدر میں آنا چاہیئے۔ یہ سب کچھ اچانک دیکھ کر دل کو تسکین ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

محترم مولانا صاحب! آپ کی دعاؤں کا شکریہ! حقیقت یہ ہے کہ مباہلہ کے نتیجہ میں جنرل ضیاء الحق کی لاؤ لشکر سمیت ہلاکت ہر پہلو سے اتنا بڑا نشان صداقت احمدیت کا ظاہر ہوا ہے کہ جس پر جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائیں کم ہے۔ "دیکھے جو کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہو"

(۴) :۔ محترمہ صدیقہ ساجد صاحبہ امریکہ سے تحریر فرماتی ہیں :۔
خدا کرے بدر اخبار کا Printing اور Paper اچھے بنتے جائیں جب Printing ٹھیک نہ ہو تو کافی مشکل سے پڑھا جاتا ہے۔

محترمہ صدیقہ ساجد صاحبہ! آپ کی شکایت درست ہے۔ کوشش جاری ہے چنانچہ گذشتہ دو پرچے غیر معمولی طور پر صاف Printing ہوئے ہیں۔ کارکنان کافی توجہ سے کتابت و طباعت کا معیار بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ Paper کے لئے پیش رفت نہیں ہو سکی یہ معاملہ بھی زیر کاروائی ہے۔　　(ایڈیٹر)

دوسری اور آخری قسط

قادیان دارالامان میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے ۹۲ ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

صد سالہ جشنِ تشکر کے اغراض و مقاصد اور اس کا پروگرام

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں دنیا نے ایک ایسے دور کا نظارہ کیا جس میں تمام شیطانی طاقتیں اور دجالی قوتیں عروج پر آگئی تھیں جس نے انسان کی تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ کر دیا۔ دوسری طرف اسلام کی کمزور حالت کو دیکھ کر عیسائی دنیا اپنی فتح کے یقین میں یہ بلند بانگ دعاوی کر رہی تھی کہ ہندوستان میں دیکھنے کو بھی مسلمان نہیں ملے گا۔ براعظم افریقہ عیسائیت کی جیب میں ہے اور وہ وقت آگیا ہے کہ مکہ معظمہ پر بھی عیسائیت کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ (العیاذ باللہ) ایسے نازک وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں قائم ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو زندگی کی پہلی صدی میں جماعت کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ضمن میں ایسی مثالی خدمات کی توفیق و سعادت عطا ہوئی ہے کہ جس کی نظیر سوائے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اور کسی دور میں نہیں مل سکتی۔ چنانچہ خدمت قرآن۔ تزکیہ نفوس اور مالی و جانی قربانیوں کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے مقرر صاحب نے بتایا کہ جشن تشکر کا ہر پہلو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قدر تابناک اور روشن ہے کہ دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے لئے مرتبہ صد سالہ جشن تشکر کا تفصیلی پروگرام احباب کی خدمت میں پیش کیا نیز جوبلی نمائشوں کے اہتمام کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل بیان کی۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

اس اجلاس کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظم وقفِ جدید قادیان کی ہوئی۔

آپ نے بتایا کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق و شمائل کے بحرِ بیکراں کو کوزہ میں بند کرنا محال ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ خلق۔ رواداری۔ مخالفین سے حسن سلوک اور پیشوایانِ مذاہب و بزرگان کے احترام کے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد مکرم مولوی احمد صالح صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اختتامی خطاب

اس مقدس جلسے کا اختتام کرتے ہوئے صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے ایک غرض یہ بھی فرمائی تھی کہ جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کی جائے گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس غرض کے پیش نظر اس سال فوت شدہ تمام موصیوں کے اسماء پیش کئے۔ اس کے بعد آپ نے اسٹیٹ گورنمنٹ اور افسران کا اور مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ گزشتہ سالوں کی نسبت ضلع حکام اور اسٹیٹ اور مرکزی حکومتوں نے بیرونی ممالک سے آنے والے زائرین کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اجازت دی۔

اگلے سال کا جلسہ ہماری جماعت کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ ہوگا اس میں شرکت کے لئے اکنافِ عالم سے کثیر تعداد میں احباب اپنے دائمی مرکز قادیان میں تشریف لائیں گے۔ لہذا ان کو کم از کم تین ماہ قبل اجازت نامہ جاری کرنے کی ہدایت جاری کی جائے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ جتنا شکر کریں کم ہے کہ ہمارے پیارے رب نے جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے آخری جلسہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔

آج ہماری جماعت کی ایک تاریخ بن رہی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جلسہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی ہے دل کی گہرائی سے ہماری یہ دعا ہے کہ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مرکز سلسلہ میں آئندہ سال جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مسکن قادیان کی مقدس بستی میں آکر برکتوں سے بھرپور حصہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے بتایا کہ اس سال سب سے بڑا قافلہ پاکستان سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ تنزانیہ۔ انڈونیشیا۔ برطانیہ ایران۔ ابو ظہبی وغیرہ دور دور ممالک سے بھی شمع احمدیت کے پروانے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے تمام اطراف سے احباب کرام کثیر تعداد میں دیارِ مسیح میں آ جمع ہوئے ہیں۔

اس جلسہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے اس لئے اس روحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں جو اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا ہے، اس میں شدید خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ کاش مجھے بھی اس جلسہ میں شرکت کی توفیق ملتی!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت رقت بھری آواز میں اور پُر جذبات الفاظ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرکے کہا کہ ہماری جان سے زیادہ عزیز حضور! ہم نے آپ کا پیغام سنا ہے۔ ہم نے اپنی دعاؤں میں آپ کو یاد رکھا اور حضور کی درازیٔ عمر کے لئے بہت دعائیں کیں۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ کہ ہم حضور کے ارشادات عالیہ کو پورا کرنے والے ہوں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی کے جلد سامان پیدا ہونے اور اسطرح ہماری خوشیوں میں شرکت کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے بتایا کہ جس بابرکت دورِ خلافت سے ہم گذر رہے ہیں یہ فتوحات کا دور ہے غلبۂ اسلام کا دور ہے۔ اس دور میں الٰہی تائید و نصرت کے کئی نشانات دیکھے ہیں اور ابھی بے شمار نشانات دیکھنے والے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ تقویٰ کیساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اعلان فرمایا تھا کہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔ پس یہی چیزیں ہیں جو ہم کو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہیں۔ یہی محور ہیں جن کے گرد ہم نے گھومنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی ہماری دینی و اخروی بھلائی و بہبودی کے لئے ضروری ہے۔

آپ نے بتایا کہ اکنافِ عالم میں اسلام کے غلبہ کے لئے صد سالہ پروگرام کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنا چاہیئے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ کے قدم سے قدم ملانا ہمارا فرض ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس ارشادات میں سے بعض روح پرور اور ایمان افروز اقتباسات سنائے۔

اس کے بعد آپ نے نہایت پُر درد اور پُر سوز لمبی اجتماعی دُعا کی جس میں اسلام و احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد عالیہ میں بھرپور کامیابی کے لئے دُعائیں کی گئیں۔ تمام جلسہ گاہ میں سوائے سسکیوں اور رونے کے کوئی اور آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ اجتماعی دُعا کے بعد سارا جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر اور مختلف اسلامی نعروں سے گونج اُٹھا اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کا آخری جلسہ نہایت خیر و خوبی اور برکتوں اور رحمتوں کو لیتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دیگر:۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ظہر و عصر کی نمازیں جلسہ گاہ میں اور دیگر نمازیں مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں ہوتی تھیں۔ البتہ مورخہ ۱۹ر کو بارش ہو جانے کی وجہ سے ظہر و عصر کی نمازیں مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئیں نیز دوسرے دن کا دوسرا اجلاس بھی مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔

نماز تہجد:۔ روزانہ صبح پانچ بجے مسجد اقصیٰ میں نماز تہجد باجماعت کا انتظام تھا مندرجہ ذیل بزرگان کو نماز تہجد پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم حافظ ظہیر احمد صاحب، مکرم مولانا محمد دین صاحب، مکرم حافظ صالح عبد الباقی صاحب اور خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس۔

درس القرآن

روزانہ بعد نماز فجر مختلف تربیتی امور پر درس دینے کی سعادت مندرجہ ذیل علماء کرام کو حاصل ہوئی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مکرم مولوی مسعود احمد صاحب مربی لاہور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ ملتان پاکستان۔

تعارف:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے فوائد میں سے ایک یوں بیان فرمایا۔

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں

کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

چنانچہ اس ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۰ر اور ۲۱ر کی صبح نماز کی ادائیگی کے بعد بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام کا تعارف کرایا گیا اور اسی طرح اندرون ملک سے اصحاب بیعت شدہ زائرین کا بھی تعارف کرایا گیا جو سبب ازدیاد ایمان ثابت ہوا۔

تقریب نکاح

مورخہ ۱۸ر دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آنمحترم نے مسنون آیات کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا ان آیات کی نکاح کے موقعہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ان آیات میں تقویٰ اللہ پر بہت زور دیا گیا ہے اور اس کے مختلف کوائف بھی بتائے ہیں۔ ان آیات میں ایک جگہ یہ بیان فرمایا کہ اے متقیو! تم خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ تمہارے تمام اُمور میں خواہ دینی ہوں، دنیاوی ہوں یا معاشرتی ہوں قول سدید کو اختیار کرنا چاہیئے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تقریر کا اقتباس سنایا جس میں قول سدید اختیار کرنے پر زور دیا گیا تھا۔

نکاح کے موقعہ پر آنحضرت صلعم جو آیات پڑھا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پکی پکی مضبوط اور مبنی بر راستی اور معروف باتیں کیا کریں آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ فریقین اپنے اغراض اور مدعا کو پانے کیلئے کس قسم کی چالاکی باتیں بناتے ہیں اور قول سدید کو ملحوظ نہیں رکھتے ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ زندگی کو مظفر و منصور بنانے کے لئے بہت بڑی کلید تقویٰ ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالیٰ کی ہدایت

کے مطابق تقویٰ اور قول سدید کی بنیاد پر رشتے طے کیا کریں تو ہر قسم کے مقدمات اور کمزوریوں اور مختلف پیچیدگیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اس خطاب کے بعد آنمحترم نے ایجاب و قبول کا فریضہ ادا فرمایا۔

جوبلی کمیٹی کا اجلاس

مورخہ ۱۹ر اور ۲۰ر کو رات کے آٹھ بجے سے بہت دیر تک صد سالہ جوبلی کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا جس میں ہندوستان بھر میں صد سالہ جوبلی وسیع پیمانے پر منانے کے لئے مختلف فیصلے اور منصوبے بنائے گئے

اس طرح امسال کا یہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

صحفِ سابقہ میں پیشگوئیاں: بقیہ ص ۱۲

بنو اسرائیل کو یہ بات عجیب معلوم ہوگی مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ اس اسماعیلی نبی کو بادشاہت دے گا اور خدا کی بادشاہت بنو اسرائیل سے لے لی جائے گی اور اس کے بعد یہ باغ ایک دوسری قوم کے سپرد کر دیا جائے گا۔ یعنی اُمت محمدیہ کے جو اس کے میوے لاتی رہے گی یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت کو دنیا میں قائم رکھے گی جو شخص بھی انصاف کے ساتھ غور کرنے کا عادی ہو وہ معلوم کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے بعد ظاہر ہونے والے مدعیوں میں سے سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بھی اس پیشگوئی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اور آج زمین کے کناروں تک اس حقیقت اور صداقت کی روشنی پھیل چکی ہے کوئی نہیں جو اس کا انکار کر سکے۔

پس صحفِ سابقہ کی متذکرہ بالا پیشگوئیوں اور بیان کردہ عقلی دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تمام انبیاء سابقین کا موعود ہے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت ہی تمام انبیاء کی موعود ہے اور ہم صمیم قلب سے یہ اقرار کرتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

(المسیح الموعودؑ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

نہایت افسوسناک سانحہ ارتحال

قادیان ۳ر جنوری ۱۹۸۹ء نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ قادیان کے ایک ہونہار نوجوان عزیز مکرم ممتاز احمد صاحب ناصر ابن مکرم غلام حسین صاحب درویش مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو شام تقریباً پانچ بجے قادیان سے تقریباً دو کلو میٹر دور اپنے کام پر جاتے ہوئے بعض نامعلوم افراد کے ہاتھوں شہید کر دیئے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قاتل عزیز موصوف کی دستی گھڑی، نقدی اور سکوٹر لے کر فرار ہو گئے (بعد میں سکوٹر کہیں سے مل گیا) تفصیل حالات کے مطابق عزیز موصوف مورخہ یکم جنوری کو صبح پاکستان جانے والے بعض درویشانِ کرام کے قافلے کے ساتھ بذریعہ بس واہگہ بارڈر گئے تھے واپس ساڑھے چار بجے قادیان آئے یہاں سے عزیز مکرم شمس الدین صاحب مبارک کے ساتھ سکوٹر پر کوٹ ٹوڈر مل روانہ ہوئے جہاں وہ ایک عرصہ سے پرائیویٹ میڈیکل پریکٹس کرتے تھے موضع کوٹ ٹوڈر مل سے نہری کا فاصلہ اندازاً آٹھ کلو میٹر ہے وہاں سے انہوں نے واپسی سکوٹر پر (باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۵ پر)

اعلان بابت جلسہ سالانہ U.K. ۱۹۸۹ء

جملہ احباب جماعت احمدیہ بھارت کی خدمت میں اطلاع ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ لندن کے انعقاد مورخہ ۲۸ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۹ء کی منظوری مرحمت فرما دی ہے یہ جلسہ سالانہ اسلام آباد (TILFORD SURREY) برطانیہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لہٰذا جو احباب و خواتین اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں وہ اپنے امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی معرفت اپنے کوائف نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ اس تعلق میں ایک سرکلر بھی نظارت ہذا کی طرف سے جاری کیا جا چکا ہے۔ جس میں کوائف بھیجنے کی تفصیل درج ہے۔ نیز احباب جماعت سے اس جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناظر امور عامہ

درخواست دعا و اظہار تشکر

مکرمہ دختر ربانی جان ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی گردے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ پتھری بہت بڑی ہے۔ اور اس کی وجہ سے غالباً گردہ بھی کام نہیں کر رہا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آپریشن کر کے گردہ ہی نکالنا پڑے گا۔ سخت تشویش لاحق ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا کریں شافی مطلق بغیر آپریشن کے ہی معجزانہ رنگ میں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میرے قادیان میں قیام کے دوران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معزز افراد، درویشان قادیان و دیگر احباب نے عاجز کے ساتھ حد درجہ محبت و شفقت کا سلوک کیا میں اُن سب کا دلی طور پر احسان مند اور ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

یہ چند دن جو میں نے اس مقدس بستی میں آپ سب کے درمیان گزارے میری زندگی کی متاع عزیز ہیں۔

از راہ کرم دعا کریں خدا تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اسلام و احمدیت کی خدمت سے نوازے، اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

خاکسار۔ شجر احمد فاروقی (مسنوری) لندن حال دار الامان قادیان

وفات

مکرم سید شبیر احمد شاہ صاحب مقیم کینیڈا حال ربوہ یہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم بشیر احمد شاہ صاحب (سابق مینیجر دواخانہ خدمت خلق) گول بازار ربوہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۸ء کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی پیدائش ۱۹۱۴ء کی ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

اللہ تعالیٰ اُن کے اموال میں برکت رکھ دیتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر چندے لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں..... ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اُٹھاتے ہیں اور اُس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں۔ اور اس بنا پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے۔ اور اعلاء کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے..... وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق اُن کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ دستبردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دیگا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اُٹھائے۔ اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے؟"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۶۸ تا ۳۶۹)

حضور علیہ السلام کا یہ بصیرت افروز ارشاد ہر احمدی مرد و زن کے لئے مہمیز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی گہرائی میں اترنے اور ہر آن اُس کے مہتم بالشان تقاضوں کو پورا کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

شعبہ رشتہ ناطہ و جماعت احمدیہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ بالغ بچوں و بچیوں کے بابرکت رشتوں کو طے کرانا ایک اہم معاشرتی و جماعتی امر ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے پیش نظر اور روایت سلسلہ کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ جماعت کے اندر ہی اپنے بچوں کے رشتے طے کرائے جائیں۔ اسی غرض کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے تحت شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے۔ جس میں قابل شادی ذکور و اناث کے کوائف ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ اور احباب کو رشتے طے کرنے میں نظارت کا یہ شعبہ راہنمائی کرتا اور تعاون دیتا ہے۔ اور نظارت عہدیداران جماعت و مبلغین کرام کو بھی بار بار توجہ دلاتی رہتی ہے کہ احمدی بچوں بچیوں کے رشتے طے کروانے میں احباب جماعت کی مدد فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بھی اب اس امر کی طرف خصوصی توجہ ہے۔ امید ہے کہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام بھی اس اہم معاشرتی امر کی طرف خصوصی توجہ دیں گے اور اپنی مساعی سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھی مطلع کرتے رہا کریں گے۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کیا آپ نے صد سالہ جوبلی کا چندہ ادا کر دیا ہے؟

دوسری اور آخری قسط

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں

صحفِ سابقہ میں پیشگوئیاں

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حبقوق نبی کی پیشگوئی

حبقوق نبی نے حضرت مسیح سے ۶۲۶ برس پہلے پیشگوئی کی تھی کہ:- "خدا تیما سے اور وہ قدوس کوہ فاران سے آیا سلاہ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی ہے" (حبقوق باب ۳)

اس پیشگوئی میں کوہ فاران جس کی وضاحت کی گئی ہے کے علاوہ آنے والے کا نام بھی بتا دیا گیا ہے۔ کیونکہ محمد کے معنی ہی ہیں بہت تعریف کیا گیا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ پیغمبر ہیں جن کی تمام زمین پر حمد ہو رہی ہے اور نام بھی محمد ہے۔

حضرت سلیمانؑ کی پیشگوئی

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک بڑی لطیف پیشگوئی ہے جو لفظاً لفظاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ترین ذات میں پوری ہوئی ہے لیکن میں صرف اختصاراً نام اور دس ہزار کی حد تک پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:- "میرا محبوب سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں میں جھنڈے کی مانند وہ کھڑا ہوتا ہے ...... ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے"

(غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰ تا ۱۶)

واضح رہے کہ عبرانی میں محمدیم لکھا ہے اور انگریزی بائبل میں He is altogether lovely لکھا ہے اور اس کا ترجمہ اردو بائبل میں سراپا عشق انگیز کیا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی واضح طور پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔ آپ ہی حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے سردار ہونے کی حیثیت میں فاران کی چوٹیوں پر سے گذرتے ہوئے مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے جبکہ حضرت مسیح کے ساتھ تو صرف دس حواری رہ گئے تھے۔

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

یسعیاہ نبی کی کتاب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے۔ بنو اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی تھے اور قیدار جو کہ حضرت اسماعیل کے بیٹے تھے اُن کی اولاد تھے جس کی یہ اولاد حجاز میں آباد ہے۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۲۱ میں لکھا ہے۔

"عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اور تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے"

(باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۷)

اس پیشگوئی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ایک سال بعد جو جنگ بدر ہوئی تھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں بنو قیدار یعنی مکہ اور مکہ کے ارد گرد رہنے والے لوگ بہت بُری طرح سے مسلمانوں سے ہارے اور ان کی تلواروں اور کمانوں کی تاب نہ لا کر نہایت ذلت سے پسپا ہوئے اس پیشگوئی کے اوپر صاف لکھا ہے "عرب کی بابت الہامی کلام" اور اس میں تیما اور قیدار کو عرب کا علاقہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام کے مطابق ۷۱۲ برس قبل مسیح جو یسعیاہ کا زمانہ تھا اس وقت حجاز میں اسمٰعیل کی اولاد بس رہی تھی۔ غرض جس نقطہ نگاہ سے بھی دیکھیں یہ ثابت ہے کہ قریش بنو اسمٰعیل تھے اور فاران بائبل کے مطابق وہی علاقہ ہے جس میں بنو اسمٰعیل رہے۔ اور جن میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

انجیل کی پیشگوئی

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اناجیل میں پیشگوئیاں تو بہت ہیں لیکن حسب گنجائش صرف ایک پیشگوئی پیش کی جاتی ہے۔ متی باب ۲۱ میں انگورستان کی تمثیل پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:- "یہ ایک اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگورستان لگایا اور جب میوہ کا موسم آیا اس نے اپنے نوکروں کو باغ بانوں کے پاس بھیجا کہ اس کا پھل لائیں پر اُن باغ بانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو پتھراؤ کیا پھر اس نے اور نوکروں کو جو پہلوں سے بڑھ کر تھے بھیجا۔ انہوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا آخر اس نے اپنے بیٹے کو یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے سے تو دب جائیں گے لیکن باغ بانوں نے بیٹے کو دیکھ کر آپس میں کہا یہی وارث ہے آؤ اسے مار ڈالیں کہ اس کی میراث ہماری ہو جائے۔ اور اُسے پکڑ کے اور انگورستان سے باہر لے جا کر قتل کیا جب انگورستان کا مالک آئے گا تو ان باغ بانوں کے ساتھ کیا کرے گا وے اُسے بولے ان بدوں کو بُری طرح مار ڈالے گا اور انگورستان کو اور باغ بانوں کو سونپے گا۔ جو اُسے موسم پر میوہ پہنچائیں یسوع نے اُنہیں کہا کہ کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیروں نے نا پسند کیا۔ وہی کونے کا سرا ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک قوم کو جو اس کا میوہ لائے دی جائے گی۔ جو اس پتھر پر گرے گا چور ہو جائے گا جس پر وہ گرے گا اُسے پیس ڈالے گا"

(متی باب ۲۱ آیت ۳۳ تا ۴۴)

یہ تمثیل جو حضرت مسیح نے بیان فرمائی ہے۔ اس میں آپ نے انبیاء کی تاریخ شروع سے لے کر آخر تک تمثیلاً دُہرا دی ہے۔ انگورستان سے مراد دُنیا ہے۔ باغ بانوں سے مراد بنی نوع انسان ہیں۔ اور مالک کے ٹیکس سے مراد نیکی اور تقویٰ اور خدا کی عبادت کرنا ہے۔ نوکروں سے مراد اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں جو یکے بعد دیگرے دُنیا میں آتے رہے۔ اور خدا کے بیٹے سے مراد خود مسیح ہیں۔ مگر باغ بانوں نے ان کو صلیب پر لٹکا دیا کونے کا پتھر جنہیں راج گیروں نے نا پسند کیا سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں جنہیں بنو اسحاق ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ان میں ایک نبی ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے تمام شریعتیں ختم کر دی جائیں گی اور وہ آخری شریعت لانے والا ہوگا۔

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۰ پر)

منقولات

احمدی نشست پر اسمبلی کا ممبر بننے والا جماعت احمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے

لندن (ملت رپورٹر) جماعت احمدیہ کی پریس ریلیز کے مطابق یہ اطلاع درست نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کا ایک فرد پنجاب اسمبلی کی نشست پر بلا مقابلہ منتخب قرار دے دیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد الیکشن میں صرف اس صورت میں حصہ لے سکتا ہے جب وہ خود کو غیر مسلم قرار دے مگر چونکہ جماعت احمدیہ خود کو مسلم سمجھتی ہے اور اس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ کوئی حکومت یا اس کی اسمبلی اس کے بارہ میں کیا فیصلہ کرتی ہے اس لئے اس کا کوئی فرد کسی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔ جماعت کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ اگر کوئی احمدی خود کو غیر مسلم قرار دے کر اقلیتی نشست کا امیدوار ہوگا تو وہ جماعت سے خارج ہو جائے گا۔ اور جماعت احمدیہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

(روزنامہ ملت لندن ۸۸-۱۱-۲۰)

یوم دعا برائے رستگاری اسیران راہ مولیٰ

لندن (پ-ر) جماعت احمدیہ عالمگیر کی پریس ریلیز کے مطابق جمعہ ۴ر نومبر کو دنیا بھر میں یوم دعا برائے رستگاری اسیران راہ مولیٰ منایا جا رہا ہے اس سے ایک روز پہلے جمعرات ۳ر نومبر کو نفلی روزہ رکھا جائے گا۔ جمعہ کو خصوصی طور پر دعائیں مانگی جائیں گی۔ ہفتہ اور اتوار کو مختلف مقامات پر جلسے ہوں گے جس میں پاکستان میں قید احمدیوں کے حالات بیان کئے جائیں گے اور صدر پاکستان جناب غلام اسحٰق خان سے اپیل کی جائے گی کہ ان قیدیوں کو رہا کیا جائے اور جن افراد کو مارشل لاء عدالتوں نے سزائیں دی ہیں۔ ان کے مقدمات سول عدالتوں میں منتقل کئے جائیں تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ۸۸-۱۱-۱)

پھر اٹھے گا شور اس کی صدا پھیلتی جائے گی گلشن میں سدا
تیری آواز اے دشمن بس دو قدم دور دہن چل جائے گی

از منظوم کلام حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء
اس کی روشنی میں مندرجہ ذیل خبر ملاحظہ فرمائیے! (ایڈیٹر)

پاکستان میں لوگ ضیاء کا نام بھولتے جا رہے ہیں

• اسلام آباد یکم جنوری (پی این آئی) پاکستان پر گیارہ برس آہنی ہاتھ سے حکومت کرنے والے جنرل ضیاء الحق کا سنگ واحد نشان اب شاہ فیصل مسجد احاطہ میں ان کی قبر رہ گئی ہے۔ اس کے اوپر سنگ مرمر کی چھت حال ہی میں نومبر [illegible] بنائی گئی ہے۔ وہ نام جو کبھی دلوں میں خوف پیدا کر دیتا تھا اب اس شہر کے لوگوں کے ذہن سے تیزی سے غائب ہوتا جا رہا ہے۔ دکانوں اور پرائیویٹ اداروں میں اس کی کوئی تصویر دکھائی نہیں دیتی۔ اس نامہ نگار کو اس کی واحد رنگ دار تصویر ایک نیوز ایجنسی کے دفتر میں دکھائی دی جو ان کی ایجنسی کے سٹاف ممبروں کے ساتھ ہے۔ فریم کی ہوئی یہ تصویر دیوار کے ساتھ ٹیڑھی لٹک رہی تھی۔ اب اس تصویر پر کوئی فخر نہیں کر رہا تھا۔

افسر اب ضیاء کا نام نہیں لیتے لیکن دکاندار اور ٹیکسی ڈرائیور بھی ان کے بارے لاپرواہ ہیں۔ ٹیکسی ڈرائیور جب کسی پولیس والے کو دیکھتے ہیں تو ان کی زبان پر گالی آ جاتی ہے۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور نے کہا کہ "جنرل ضیاء کے دور میں انہوں نے ہمیں کتنی کمائی کرنے دی؟"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۸۹-۱-۲)

ضیاء اور بھٹو

(از [illegible])

چھوڑ دنیا کو خلاؤں میں پھٹ کے جو ضیا — ہنستے ہنستے کیا بھٹو نے تبھی استقبال
اور کہا آپ کو بھی آنا پڑا دنیا سے — عمر فانی کا تو آخر یہی ہونا تھا مآل
چشم بینا کے لئے تھا یہ عبرت کا مقام — کیا عروج آپ کا تھا آج ہے یہ کتنا زوال
موت کے جھٹکے نے سب چھین لیا یا کہ نہیں — محترم صدر کہاں وہ زر حکومت وہ جلال
تھی مری لاش تو تابوت میں تابندہ آخر — آپ کی لاش کے ٹکڑوں کا بھی ملنا ہے محال
کھال کھنچوانا تھا کوڑوں سے جو کل انساں کی — موت کیسے کوڑے نے کہ کر ڈالا اسے پامال
بلبلہ پانی کا ٹکراتا ہے خوف والوں سے — یہ وجہ کرتا ہے انسان کا جینا بھی محال

ہاں خطا بخشی ہو تو پوچھوں اک بات حضور
طبع نازک پہ گراں تو نہیں گزرا یہ ملال؟

اب کہاں زور حکومت کہ لگاؤ پھانسی — کھینچ کر دانت ضیاء رہ گئے سن کر یہ سوال
اور کہا سچ ہیں مرے دوست یہ ساری باتیں — بھگتنے پڑتے ہیں انسان کو اپنے اعمال

خود بھی جلتا ہے شرر آگ لگانے والا
ہے مری موت زمانے کے لئے زندہ مثال

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء)

ولادتیں

• مورخہ ۱۷ اور ۱۸ر دسمبر کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ایڈیشنل ناظر جائیداد کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "زرینہ بیگم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب شاہجہانپور (یوپی) کی نواسی ہے۔ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

• مورخہ ۱۸/۱۱/۸۸ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "امۃ الفضل" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالعزیز صاحب امروہہ کی پوتی اور مکرم مشتاق احمد صاحب کی نواسی ہے۔ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ (احسان الحق امروہہ)

• مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز قریشی عبدالحکیم ایم اے کو تاریخ ۱۱/۱۱/۸۸ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "بشیر الدین حکیم" تجویز فرمایا ہے۔

• مکرم روشن احمد خان صاحب RAYA GADA سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو تحریک نو میں پیش کیا گیا ہے۔ حضور انور نے دعا کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ بیٹے سے نوازے گا۔ نومولود مکرم علی احمد خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کیرنگ (حلقہ محمود آباد) اور محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کا پوتا اور مکرم جمال محمد صاحب [illegible] کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

ان تمام بچوں کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کی لمبی عمر پانے اور دین کے خادم بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

درخواست دعا: محترمہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر سے تحریر فرماتی ہیں کہ محترم عبدالرحمٰن صاحب قریشی گلبرگہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ دل و فالج علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

درخواستہائے دعا

(۱)۔ ناصر آباد (کشمیر) سے مکرم مبارک احمد صاحب ڈار، مکرم غلام احمد شیخ نے یکصد روپے امانتِ بدر میں ادا کئے۔ مکرم غلام احمد صاحب پڈر نے پچاس روپے ادا کئے۔ مکرم عبد المجید صاحب پڈر نے پچاس روپے امانت بدر میں ادا کئے۔ مکرم مشتاق احمد صاحب ڈار نے پچاس روپے ادا کئے اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب لون نے بیس روپے ادا کئے ہیں جملہ احباب اپنے اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و سلامتی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۲)۔ مکرم شمس الدین صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ میری بڑی بھابی زوجہ محترمہ مریم بی صاحبہ بہت کمزور ہو گئی ہیں بصارت و سماعت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ امانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کرتے ہوئے موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے۔

(۳)۔ مکرم ناصر احمد ناگار خیا ساگر ڈیم (اے۔ پی) جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے دوست مکرم تیاگار اجو کے لئے اور اپنے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روحانی جسمانی ترقیات سے نوازے۔

(۴) مکرم حمید اللہ صاحب افغانی سہارنپور (یوپی) سے اپنے بیٹے بیٹی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی زیرِ تبلیغ احباب کے قبول حق اور اپنے دوست اقبال بھارتی کے الیکشن میونسپل کمشنر میں کامیابی اور والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور مناسب جگہ تبادلہ ہونے کے لئے۔

(۵)۔ مکرم میر احمد آصف صاحب جڑچرلہ سے امانت بدر میں ۱۰/ ادا کرتے ہوئے اپنے والد بشیر احمد عارف صاحب کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں ترقی کے لئے درخواستِ دعا۔

(۶)۔ مکرم ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب اڑول سے اپنے بڑے بیٹے عزیز تزیر احمد جو تجارت کو ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں دوسرے بیٹے عزیز خلیل احمد لالی جو Techn T ti کا فائنل امتحان دینے والا ہے اور دوسرے ٹیسٹوں کے لئے بھی تیاری کر رہا ہے اور تیسرا بیٹا عزیز ناصر احمد میڈیکل میں داخلہ کے لئے Test کے لئے تیاری کر رہا ہے اور بڑی بیٹی کشور اس کی بیٹی صدف اور شوہر سید محمود احمد اور چھوٹی بیٹی شاہینہ کے ہاں نیک صالح اولادِ نرینہ کے لئے اور ان کے شوہر ڈاکٹر نسیم احمد جو M.R.C.P.U کے لئے امتحان دینے والے ہیں اور ہمشیرہ صوفیہ فضل اور بھائی عزیز احمد اور ان کی اولاد کے لئے اور یہ کہ میرا مکان اڑول میں جو اس علاقہ کے لئے احمدیت کا مرکز ہے آئندہ میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ احمدیت کے عزت و وقار کا باعث بنائے رکھے۔ اور چھوٹے بھائی ڈاکٹر آفتاب احمد دیورٹ لینڈ افریقہ کے بیٹیاں اور ایک بیٹے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کے دامن سے وابستہ رکھے اور ہمارے ان تمام بچوں کے دلوں میں انسانیت، اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں برساتا رہے۔ اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۷)۔ مکرم مبارک احمد صاحب شولاپور امانت بدر میں ۲۰/ روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اہلیہ صاحبہ کی بیماری T.B سے شفائے کاملہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۹)۔ مکرم محمد ذکریا صاحب انڈیا دکیر امانتِ بدر میں ایک اچھا تعاون دیتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات اور کاروبار میں ترقی کے لئے۔

(۱۰)۔ مکرم بشیر الدین شاہ صاحب بھوپال سے مبلغ ۲۵/ روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے فرزند حنیف الدین کی صحت و سلامتی، اعلیٰ تعلیم پانے اور دینی و دنیوی ترقیات اور خدمتِ دین بجا لانے کے لئے

(۱۱)۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب پٹنہ سے اپنی بھتیجی کی صحت و سلامتی اور نیک صالح بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ۱۰/ روپے امانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

(۱۲)۔ مکرم منصور احمد صاحب آرونی کشمیر سے پچاس روپے امانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے چچا مرحوم محمد خلیل صاحب بٹ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور مرحوم کی بیوہ کی آنکھوں کے آپریشن میں کامیابی کے لئے اپنی دینی و دنیوی ترقی اور احمدیت پر ثابت قدم رہنے کے لئے والدین کی صحت، سلامتی کے لئے اور دونوں بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اپنے گاؤں کے جملہ افراد کے ہدایت پانے کے لئے

(۱۳)۔ مکرم مبارک احمد صاحب یوپی سے اپنے بیٹے عزیز کلیم احمد کی صحت و سلامتی اور نیک صالح بننے کے لئے

(۱۴)۔ اہلیہ صاحبہ مکرم خلیل احمد صاحب شموگہ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئی ہیں۔ استقامت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے امانتِ بدر میں ۱۰/ روپے ادا کرتے ہوئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۱۵)۔ مکرم سیٹھ سہیل احمد صاحب ۲۵/ روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنی اہلیہ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور ابھی تک اولاد سے محروم ہیں نیک صالح اولادِ نرینہ کے لئے۔

(۱۶)۔ مکرم احمد نور خان صاحب کیرنگ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔

(۱۷)۔ بمبئی کے ایک مخلص دوست مکرم عبد الشاکر صاحب ابن مکرم یو عبد اللہ صاحب کی بس سے پھسل کر پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ امانتِ بدر میں ۲۰/ روپے ادا کرتے ہوئے صحتِ کاملہ کے لئے۔

(۱۸)۔ پونہ سے مکرم محمد ابراہیم صاحب جملہ پریشانیوں سے ازالہ کے لئے۔ اہلیہ امید سے ہے بآسانی فراغت اور نیک صالح اولادِ نرینہ کے لئے۔

(۱۹)۔ مکرم منیر احمد صاحب شجیع شیر صدر جماعت پونہ مشکلات کے ازالہ اور کاروباری ترقی کے لئے۔ اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات اور خادمِ دین بننے کے لئے۔

(۲۰)۔ مکرم عبد الباری صاحب بمبئی بیمار ہیں صحتِ کاملہ کے لئے۔

(۲۱)۔ محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد بشیر صاحب حیدرآباد سے اپنی اور اپنے شوہر کی صحت و سلامتی، کاروبار میں برکت اور بچوں کے اعلیٰ تعلیم پانے، مکان کی تعمیر کی توفیق پانے اور اپنی والدہ اور بھائی کی صحت و سلامتی کے لئے۔

(۲۲)۔ مکرم الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی حیدرآباد سندھ سے اپنے مدرسہ کی کامیابی کے لئے جو موصوف نے کچھ عرصہ سے جاری کیا ہوا ہے۔

(۲۳)۔ محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ (جگہ کا نام نہیں لکھا) تحریر فرماتی ہیں کہ ان کا بھانجا خالد بیمار رہتے ہیں ان کے شفائے کاملہ اور والد مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے۔

(۲۴)۔ مکرم محمد طاہر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان والدین کی صحت و سلامتی اور بھائیوں کے کاروبار میں برکت کے لئے۔

(۲۵)۔ محترمہ امۃ العزیز فضل صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جمشید پور سے جملہ خاندان کی صحت و سلامتی خیر و برکت اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے

—— ان جملہ احباب کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ارشادِ نبویؐ

اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ

ترجمہ: اپنی اولاد کی عزت کرو

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

سانحۂ ارتحال : بقیہ ص ۱

حسب معمول عزیز مکرم شمس الدین صاحب مبارک کو ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے صاحب وہ شام تک واپس نہ آئے تو مکرم شمس الدین صاحب کسی اور کی گاڑی لے کر قادیان پہنچے۔ یہاں بھی انہیں نہ پا کر تشویش ہوئی اور ایک اور دوست مکرم منور احمد صاحب شاہد کو لے کر پہلے گورنمنٹ ٹوڈرمل پہنچے کہ شاید اب تک وہاں آ گئے ہوں اس کے بعد موضع بیری کو روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آج مکرم ممتاز احمد صاحب ناصر بیری آئے ہی نہیں پھر واپس لوٹتے تو ایک اینٹوں کے بھٹہ کے قریب سڑک کے پاس عزیز ممتاز احمد ناصر کی نعش پڑی ملی جس پر گولیوں کے نشان تھے۔ سڑک کے پاس کھڑے آدمی نے بتایا کہ قریباً پانچ بجے شام سے پہلے یہاں مردہ حالت میں پڑا ہے۔ یہاں سے C.R.P کی پارٹی گزر رہی تھی انہوں نے ایک گزرتے ہوئے ٹرک کو وہیں کھڑا کیا اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ تم یہاں ٹھہرو ہم قریب کے متعلقہ تھانے میں جا کر پولیس کو بھیجتے ہیں۔

ان تفاصیل کے معلوم ہوتے ہی عزیزان شمس الدین صاحب مبارک اور منور احمد صاحب شاہد قریباً ۸½ بجے رات واپس قادیان آئے اور محترم امیر صاحب مقامی کے نوٹس میں یہ بات لائے جس پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی چند خدام کے ہمراہ بذریعہ کار پہلے قادیان کے پولیس تھانہ میں گئے اور واردات کے متعلق اطلاع دی وہاں سے جائے واردات کی طرف روانہ ہوئے۔ موقعہ واردات پر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ تھانہ کاہنوان کی پولیس پارٹی پہنچ چکی تھی۔ وہاں کی قانونی کارروائی کی تکمیل تک رات کے ساڑھے دس گیارہ بج گئے اسی دوران ہمارے بعض نوجوان ایک احمدی دوست کا ٹرک لے کر بھی پہنچ گئے۔ پولیس افسران نے عزیز مرحوم کی نعش اس ٹرک کے ذریعہ برائے پوسٹ مارٹم گورداسپور بھجوا دی۔ جماعت احمدیہ کے وفد کو F.I.R. کی کارروائی کی تکمیل کے لئے کاہنوان تھانہ لے گئے جہاں رات کے ۲ بج گئے ضروری کاغذات لے کر وفد گورداسپور پہنچا اور پولیس کی معیت میں لاش سمیت واپس قادیان ۵-۶ بجے تک پہنچ گیا۔

عزیز مرحوم کے بڑے بھائی مکرم مختار احمد صاحب جو ملٹری سروس میں مدراس میں ہیں سے بذریعہ فون رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہو سکی البتہ مرحوم کی ہمشیرہ عزیزہ عصمت بیگم اور بہنوئی مکرم زبیر احمد صاحب سے رابطہ قائم کیا گیا اور وہ دونوں صبح پہلی فلائٹ سے کلکتہ سے روانہ ہو کر نماز جنازہ سے قبل قادیان پہنچ گئے۔ چنانچہ ۲ جنوری کو ٹھیک پانچ بجے شام لنگر خانہ کے صحن میں مکرم امیر صاحب مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

عزیز ممتاز احمد ناصر ایک ہونہار، خوش مزاج اور خوش اخلاق نوجوان تھے۔ کئی سال تک نظارت بیت المال میں کام کیا اور اب نظارت دعوۃ و تبلیغ میں نہایت خوش اسلوبی سے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے ضعیف والدین اور دیگر بہن بھائیوں و رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کا خود متکفل ہو۔ ادارہ بدر اس حادثہ جانکاہ پر عزیز مرحوم کے پسماندگان سے قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH-W9-275475

RESI - 273903 CALCUTTA-700073

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PH. 279203

CARDBOARD BOX M.FG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET CALCUTTA. 700072

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

ELECTRIC CONTRACTORE

TARUN BHARAT. CO-OP HOUSE. SOCT PLOT NO6.

GROUND FLOORE OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

PHONE { OFFICE - 6348179 / RESI - 6299333 BOMBAY 400099

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے

سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

(درثمین)

آٹوونگس

AUTOWINGS

15, SAN THOME HIGH ROAD

MADRAS. 600004.

PH. { 76360 / 74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرائیور مدینہ میدان روڈ سمبدرک ۔ ۷۶۸۰۰۱ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر ۔ 294

ہر قسم کی گاڑیوں پیٹرول و ڈیزل کار ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصل پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱ (تار کا پتہ "Autoanhar") ٹیلیفون نمبر:-

AUTO TRADERS
16, MANGOE LANE-
CALCUTTA-700001
28-5222
28-1652

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد ۔ کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ اسلام آباد کشمیر

ایمپائرس ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 670001 PH. NO - 4498
Read. PO. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
Residence PH. NO - 12

"پندرہویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:-

SAIBA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL HYDERABAD-500002 PH. NO 522860

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم ۲۱)

ٹیلیگرام: "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کنسٹرکشن ۔ بوٹ ہیل ۔ برل پیسنوس اور لائف ہوس وغیرہ

پتہ:- نمبر ۱۲-۲-۸۲۲ متصل کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR ®
CALCUTTA-15.

پیشکش:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!